ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

فن ٹیک اور ڈیجیٹل بینکاری میں مالیاتی شفافیت اور معاشی عدل: سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

Financial Transparency and Economic Justice in FinTech and Digital Banking: A Research Study in the Light of the Prophetic Seerah

Hafiz Abdul Hameed
Ph.D Scholar, Department of Islamic Thought, History & Culture, Allama Iqbal Open University Islamabad. Email: hafizabdulhameed9@gmail.com
Dr. Ahmad Raza
Assistant Professor, Department of Islamic Thought, History & Culture, Allama Iqbal Open University Islamabad. Email: ahmad.raza@aiou.edu.pk

Abstract:
The rapid expansion of financial technology and digital banking has transformed global transactions while engendering critical challenges related to financial transparency, information asymmetry, hidden charges, digital fraud, data privacy breaches, unequal access, exploitation, and economic injustice. A significant research gap exists between contemporary regulatory approaches to digital finance and the ethical principles of the Prophetic Seerah. Consequently, a systematic study is needed connecting Prophetic tenets honesty, trustworthiness, contractual transparency, fulfillment of obligations, prohibition of fraud and exploitation, and economic fairness with modern digital banking practices. This study aims to examine relevant principles of the Prophetic Seerah, analyze their applicability to digital financial services, identify ethical, technological, institutional, and socioeconomic challenges hindering implementation, and develop a comprehensive framework for financial transparency and economic justice. Adopting an exploratory and analytical qualitative research design, this study relies on library research, documentary analysis, and thematic analysis of Qur'anic verses, authentic Hadith, reliable Seerah literature, classical Islamic economic principles, contemporary academic studies, and relevant regulatory documents. The theoretical framework incorporates a normative Islamic ethical perspective, applying honesty (Sidq), trustworthiness (Amanah), mutual consent, contractual clarity, accountability, distributive justice, and the prohibition of fraud and unjust enrichment to contemporary imperatives like fair pricing, transparent disclosures, consumer protection, responsible data use, and equitable access. Employing comparative analysis, the expected findings suggest that embedding these Prophetic ethical principles will contribute to a more transparent, accountable, inclusive, and socially just digital financial ecosystem. Ultimately, this research aims to develop practical recommendations including transparent fee structures, clear contractual terms, effective grievance mechanisms, robust digital fraud protection, responsible data use, Shariah compliance, financial literacy, and equitable access for financial institutions, FinTech providers, policymakers, regulators, Islamic finance scholars, and consumers, significantly contributing to an Islamic ethical framework for responsible digital banking.

Keywords: *Prophetic Seerah, FinTech, Digital Banking, Economic Justice, Financial Transparency, Shariah Compliance.*

تعارف واہمیت:

مالیاتی ٹیکنالوجی (فن ٹیک) اور ڈیجیٹل بینکاری نے موجودہ دور میں عالمی مالیاتی نظام کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ اس ڈیجیٹل انقلاب نے مالیاتی خدمات تک رسائی، رفتار اور کارکردگی میں غیر معمولی اضافہ کیا ہے۔ اسلامی مالیات کے تناظر میں یہ تکنیکی تبدیلی اس بات پر سوالات اٹھاتی ہے کہ تکنیکی جدت اور معاشی انصاف کے درمیان کیا تعلق ہونا چاہیے۔ اگرچہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز لین دین کی لاگت کو کم کر سکتے ہیں اور خدمات کی فراہمی کو وسیع کر سکتے ہیں لیکن ان کا اخلاقی کردار اس بات پر منحصر ہے کہ مصنوعات کو کس

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

طرح ڈیزائن کیا جاتا ہے؟ صارفین کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے؟ اور ادارہ جاتی ذمہ داریاں کس طرح نبھائی جاتی ہیں؟ محض ڈیجیٹل رسائی سے معاشی عدل کا قیام خود بخود عمل میں نہیں آتا۔ قیمتوں کے تعین میں عدم شفافیت ضرورت سے زیادہ قرضے صارفین کی نجی معلومات کا غلط استعمال اور غیر منصفانہ خودکار فیصلے بظاہر رسمی شرعی تعمیل کے باوجود صارفین کی فلاح و بہبود کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ زیرِ نظر تحقیق اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ مقاصد شریعہ اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں فن ٹیک کے لیے ایک ایسا اخلاقی اور قانونی فریم ورک کیسے تشکیل دیا جا سکتا ہے جو سچے معنوں میں مالیاتی شمولیت (Financial Inclusion)، صارفین کے تحفظ اور ڈیجیٹل احتساب کا ضامن ہو۔ اسلامی فن ٹیک کو محض منافع کمانے کے ایک ذریعے کے بجائے ایک ایسی اخلاقی تبدیلی کے طور پر ابھرنا چاہیے جو معاشی نظام میں 'مصلحہ' (عوامی فلاح) کو فروغ دے اور 'مفسدہ' (نقصان) کو روکے۔

مسئلہ تحقیق:

جدید ڈیجیٹل مالیاتی نظام میں سب سے بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ بسا اوقات رسمی اور کاغذی شرعی تعمیل کے باوجود لین دین کے عمل میں شفافیت کا فقدان الگورتھمک تعصب اور صارفین کے حقوق کا استحصال پایا جاتا ہے۔ ڈیجیٹلائزیشن اکثر لین دین کے عمل کو تو بظاہر آسان بنا دیتی ہے لیکن یہ ڈیجیٹل انٹرفیس کے پیچھے معاہدوں کی اصل پیچیدگی کو بھی چھپا سکتی ہے۔ اگر معلومات کو واضح اور ایمانداری سے پیش نہ کیا جائے اور تکنیکی پیچیدگیوں (جیسے بلیک باکس الگورتھم) کی آڑ میں صارف سے ایسی شرائط منوائی جائیں جن کا اسے مکمل ادراک نہ ہو تو یہ اسلام میں 'صدق' (سچائی) اور 'عدل' (انصاف) کے اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اسلامی اصولوں کو ان جدید تکنیکی نظاموں میں کیسے نافذ کیا جائے تاکہ وہ محض نام کے اسلامی نہ ہوں بلکہ حقیقت میں اسلامی روح کے عکاس ہوں۔

سیرتِ نبوی ﷺ کے معاشی اصولوں کا ڈیجیٹل بینکاری اور فن ٹیک میں عملی اطلاق

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، اجتماعی، معاشرتی اور معاشی زندگی کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ صرف عبادات، اخلاقیات اور معاشرتی معاملات تک محدود نہیں بلکہ اس میں تجارت، لین دین، مالیاتی نظم، بازار کی نگرانی، حقوق العباد، معاشی انصاف اور دولت کی منصفانہ تقسیم کے بنیادی اصول بھی موجود ہیں۔ عہدِ نبوی ﷺ میں معاشی معاملات اگرچہ آج کی طرح ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذریعے انجام نہیں پاتے تھے، تاہم آپ ﷺ نے جو اصول متعارف کروائے وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے آفاقی ہیں اور ہر زمانے کے معاشی نظام پر یکساں طور پر قابلِ اطلاق ہیں۔ موجودہ دور میں بینکاری کا نظام تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ اب صارف کو بینک جانے کاغذی دستاویزات جمع کروانے یا نقد رقم لے کر چلنے کی ضرورت پہلے کی نسبت بہت کم رہ گئی ہے۔ موبائل بینکنگ، انٹرنیٹ بینکنگ، ڈیجیٹل والٹس، فوری ادائیگیوں کے نظام، بلاک چین، مصنوعی ذہانت اور مالیاتی ٹیکنالوجی (FinTech) نے مالی معاملات کو ایک نئی شکل دے دی ہے۔ ان سہولتوں نے جہاں مالیاتی خدمات کو آسان بنایا ہے، وہاں سودی قرضوں، پوشیدہ چارجز، ڈیٹا کے غلط استعمال، آن لائن فراڈ، غیر شفاف سرمایہ کاری اور معاشی استحصال جیسے نئے مسائل بھی پیدا کیے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں سیرتِ نبوی ﷺ کے معاشی اصولوں کی روشنی میں جدید مالیاتی نظام کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا جدید ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے ایسا مالیاتی نظام قائم کیا جا سکتا ہے جو تیز رفتار ہونے کے ساتھ ساتھ دیانت، شفافیت، عدل، امانت اور معاشی فلاح کے اسلامی اصولوں کا بھی پابند ہو؟ اس تحریر میں اسی سوال کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

1۔ ڈیجیٹل بینکاری اور فن ٹیک کا مفہوم

ڈیجیٹل بینکاری سے مراد بینکنگ کی وہ خدمات ہیں جو انٹرنیٹ، موبائل ایپلی کیشنز، کمپیوٹر اور دیگر الیکٹرانک ذرائع کے ذریعے فراہم کی جاتی ہیں۔ ان خدمات میں اکاؤنٹ کھولنا، رقم منتقل کرنا، بل ادا کرنا، رقم وصول کرنا، مالیاتی ریکارڈ دیکھنا اور مختلف بینکاری سہولتیں حاصل کرنا شامل ہیں۔ فن ٹیک (Financial Technology) دو الفاظ Financial اور Technology کا مجموعہ ہے۔ اس سے مراد مالیاتی خدمات کی فراہمی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ہے۔ اس کی نمایاں مثالیں درج ذیل ہیں:

1. موبائل بینکنگ اور انٹرنیٹ بینکنگ
2. ڈیجیٹل والٹس اور الیکٹرانک منی
3. آن لائن ادائیگیوں کے نظام
4. ڈیجیٹل قرض اور فنانسنگ پلیٹ فارمز

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

5. کراؤڈ فنڈنگ اور پیئر ٹو پیئر فنانسنگ
6. بلاک چین اور اسمارٹ کنٹریکٹس
7. مصنوعی ذہانت کے ذریعے مالیاتی تجزیہ
8. آن لائن سرمایہ کاری اور ڈیجیٹل اثاثوں کی خرید و فروخت

یہاں ایک بنیادی بات سمجھنا ضروری ہے کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی بذاتِ خود نہ حلال ہے نہ حرام۔ اس کا شرعی حکم اس بات پر منحصر ہے کہ اسے کس مقصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، اس کے ذریعے کون سا مالیاتی معاہدہ کیا جا رہا ہے اور اس میں سود، دھوکا، غرر، ظلم یا کسی دوسرے ناجائز عنصر کی موجودگی تو نہیں۔ اس لیے جدید مالیاتی نظام کی شرعی حیثیت متعین کرتے وقت صرف اس کی ٹیکنالوجی نہیں بلکہ اس کے بنیادی مالیاتی معاہدے اور عملی طریقۂ کار کو بھی دیکھنا ضروری ہے۔

2۔ قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ میں معاشی دیانت اور امانت کا اصول

رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی آپ ﷺ معاشرے میں صادق اور امین کے لقب سے معروف تھے۔ آپ ﷺ نے تجارت اور معاشی معاملات میں دیانت کو بنیادی اہمیت دی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق کسی شخص کی کامیابی صرف اس کے مالی منافع سے نہیں بلکہ اس بات سے بھی متعین ہوتی ہے کہ اس نے وہ منافع کس طریقے سے حاصل کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ﴾[1]

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ البتہ یہ کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی معاملات میں باہمی رضامندی اور جائز طریقۂ حصولِ مال بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ محض کسی صارف کا کسی بٹن پر کلک کر دینا حقیقی رضامندی کی مکمل دلیل نہیں بن سکتا، جب تک اسے معاہدے کی بنیادی شرائط، قیمت، فیس، خطرات اور ذمہ داریوں سے آگاہ نہ کیا گیا ہو۔ جدید ڈیجیٹل بینکاری میں اس اصول کا عملی اطلاق یہ ہے کہ بینک اپنی موبائل ایپلی کیشن میں صارف کو تمام شرائط واضح طور پر بتائے۔ اگر کسی رقم کی منتقلی پر فیس وصول کی جا رہی ہے تو اس کا اظہار پہلے کیا جائے۔ اگر کسی ڈیجیٹل قرض پر اضافی رقم واجب الادا ہے تو اس کی نوعیت اور بنیاد واضح ہو۔ اسی طرح صارف کو کسی ایسی سروس میں شامل نہ کیا جائے جس کے مالی اثرات سے وہ واقف نہ ہو۔ اس حوالے سے ابن المنذر نے اپنی کتاب *الإقناع* میں بیع کے جواز اور بیعِ غرر کی ممانعت کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہر قسم کی خرید و فروخت جائز نہیں، بلکہ بعض معاملات کو رسول اللہ ﷺ نے ممنوع قرار دیا ہے[2]۔

3۔ سچائی اور شفافیت: ڈیجیٹل مالیاتی نظام کی بنیادی ضرورت

رسول اللہ ﷺ نے تجارت میں سچائی اور وضاحت کو بڑی اہمیت دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا [3]

خرید و فروخت کرنے والے دونوں فریق جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار حاصل ہے، اگر وہ سچ بولیں اور حقیقت واضح کریں تو ان کی تجارت میں برکت دی جاتی ہے اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور حقیقت چھپائیں تو ان کی تجارت کی برکت مٹا دی جاتی ہے۔

اس حدیث سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ مالی معاملات میں سچائی صرف اخلاقی خوبی نہیں بلکہ تجارت کے استحکام اور اعتماد کی بنیاد بھی ہے۔

ڈیجیٹل بینکاری میں اس اصول کے کئی عملی پہلو ہیں:

---

[1] القرآن، النساء 4:29

[2] محمد بن ابراہیم ابن المنذر، الإقناع، جلد 1، 243

[3] محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب إذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا، حدیث 2079

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

اول: پوشیدہ چارجز کا خاتمہ۔ بینک یا مالیاتی ادارہ کسی صارف سے ایسی فیس وصول نہ کرے جس کا اسے پہلے سے علم نہ ہو۔ سالانہ فیس، ٹرانزیکشن چارجز، سروس فیس، تاخیر کے جرمانے اور دیگر اخراجات واضح طور پر بتائے جائیں۔

دوم: مالیاتی مصنوعات کی درست تشہیر۔ کسی سرمایہ کاری کو یقینی منافع والی اسکیم قرار دینا، جبکہ حقیقت میں اس میں نقصان کا امکان موجود ہو، دیانت کے خلاف ہے۔

سوم: معاہدے کی آسان زبان۔ صارف کو ایسی پیچیدہ قانونی اصطلاحات میں نہ الجھایا جائے جنہیں سمجھنا عام آدمی کے لیے مشکل ہو۔ معاہدے کی اہم شرائط آسان اردو اور انگریزی میں فراہم کی جائیں۔

4۔ سود سے اجتناب اور ڈیجیٹل فنانسنگ کا اسلامی متبادل

اسلامی معاشی نظام کا ایک بنیادی اصول سود کی ممانعت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾[4]

اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے

رسول اللہ ﷺ نے بھی سودی معاملات کی سختی سے ممانعت فرمائی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ[5]

رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے سود دینے والے اسے لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

موجودہ دور میں ڈیجیٹل قرض کی سہولت نے مالیاتی معاملات کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ صارف چند منٹوں میں موبائل ایپ کے ذریعے قرض حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر اس قرض پر محض رقم کے بدلے وقت گزرنے کی وجہ سے پہلے سے مشروط اضافی رقم وصول کی جائے تو یہ سودی معاملہ ہو گا، خواہ قرض موبائل ایپ کے ذریعے حاصل کیا گیا ہو یا روایتی بینک سے۔

اسلامی معاشیات میں اس کے متبادل کے طور پر کئی طریقے موجود ہیں:

1۔ قرضِ حسن: مالی ضرورت رکھنے والے افراد کو بغیر سود کے قرض فراہم کیا جائے۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے قرض کی درخواست، منظوری، ادائیگی اور واپسی کا شفاف نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔

2۔ مرابحہ: بینک کسی صارف کی مطلوبہ چیز خود خرید کر اپنی ملکیت اور قبضے میں لینے کے بعد معلوم لاگت اور متعین منافع کے ساتھ اسے فروخت کرے۔ اس پورے عمل کو ڈیجیٹل دستاویزات اور الیکٹرانک ریکارڈ کے ذریعے محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔

3۔ مشارکہ: دو یا زیادہ فریق سرمایہ فراہم کریں اور کاروبار میں حقیقی شراکت داری قائم کریں۔ منافع طے شدہ تناسب کے مطابق جبکہ نقصان سرمایہ کے تناسب سے برداشت کیا جائے، سوائے اس صورت کے کہ نقصان کسی فریق کی تعدی یا کوتاہی سے ہوا ہو۔

4۔ مضاربہ: ایک فریق سرمایہ فراہم کرے اور دوسرا فریق اپنی مہارت اور محنت سے کاروبار چلائے۔ منافع طے شدہ تناسب کے مطابق تقسیم ہو، جبکہ معمول کا مالی نقصان سرمایہ فراہم کرنے والا برداشت کرے، بشرطیکہ مضارب کی طرف سے غفلت یا خلافِ معاہدہ عمل نہ ہوا ہو۔

5۔ اجارہ: کسی اثاثے یا سہولت کو ملکیت منتقل کیے بغیر متعین مدت کے لیے کرایے پر فراہم کیا جائے۔

ان تمام طریقوں میں ضروری ہے کہ حقیقی معاہدہ، ملکیت، قبضہ، ذمہ داری اور خطرات کی تقسیم شرعی تقاضوں کے مطابق ہو۔ صرف کسی سودی قرض کا نام اسلامی فنانسنگ رکھ دینا اسے شرعی طور پر درست نہیں بناتا۔

---

[4] القرآن، البقرۃ 2:275

[5] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب لعن آکل الربا وموکلہ، حدیث 1598

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

5۔ غرر اور غیر یقینی معاملات سے اجتناب

اسلامی تجارت کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ مالی معاہدوں میں غیر معمولی اور نقصان دہ غیر یقینی صورتِ حال موجود نہ ہو۔ فقہی اصطلاح میں اسے غرر کہا جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ[6]

رسول اللہ ﷺ نے غرر والی خرید و فروخت سے منع فرمایا

اس اصول کی روشنی میں ڈیجیٹل مالیاتی نظام میں ایسی مصنوعات اور معاہدوں کا جائزہ لینا ضروری ہے جن میں صارف کو یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کس چیز کی خرید و فروخت کر رہا ہے، اس کے حقوق کیا ہیں اور اس کے ذمے کون سی ذمہ داریاں عائد ہوں گی۔ مثلاً:

- ایسی سرمایہ کاری جس میں اصل اثاثہ ہی واضح نہ ہو
- ایسی ڈیجیٹل اسکیم جس میں منافع کی بنیاد متعین نہ ہو
- ایسی خرید و فروخت جس میں فروخت ہونے والی چیز کی ملکیت یا حوالگی کا امکان واضح نہ ہو
- ایسی مالیاتی مصنوعات جن میں نقصان اور منافع کی ذمہ داریاں مبہم ہوں

بلاک چین اور اسمارٹ کنٹریکٹس کے ذریعے مالی معاہدوں کو خودکار بنایا جا سکتا ہے، لیکن خودکار نظام ہونے سے کسی معاہدے کا شرعی حکم تبدیل نہیں ہوتا۔ اگر اسمارٹ کنٹریکٹ کسی ناجائز یا غیر واضح معاملے کو خودکار طریقے سے مکمل کر رہا ہو تو اس کی خودکاری اسے جائز نہیں بنا دیتی۔ محمد طاہر ابن عاشور نے مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ میں مالی معاملات کے ضمن میں ربا، غیر یقینی منافع، غرر، غبن اور دوسرے ناجائز ذرائع سے مال حاصل کرنے کی ممانعت کو بیان کیا ہے۔[7]

6۔ دھوکا دہی اور فراڈ سے تحفظ

رسول اللہ ﷺ نے تجارت میں دھوکا دہی کو سخت ناپسند فرمایا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس میں ہاتھ داخل کیا۔ اندر سے نمی محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ فروخت کرنے والے نے بتایا کہ بارش سے گیلا ہو گیا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي[8]

تم نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے؟ جس نے دھوکا دیا وہ مجھ سے نہیں

امام ابن المنذر نے الأوسط من السنن والإجماع والاختلاف میں اس واقعے اور غش کی ممانعت کے تحت واضح کیا ہے کہ کسی چیز کی اصل حقیقت چھپا کر اسے بہتر ظاہر کرنا دھوکے میں شامل ہے۔[9] آج ڈیجیٹل بینکاری میں دھوکا دہی کی شکلیں تبدیل ہو گئی ہیں۔ جعلی بینک کالز، فشنگ لنکس، جعلی موبائل ایپلی کیشنز، جعلی سرمایہ کاری اسکیمیں، شناخت کی چوری اور غیر مجاز ٹرانزیکشنز اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔

سیرتِ نبوی ﷺ کے اصول کی روشنی میں مالیاتی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ:

1. صارفین کی شناخت کی حفاظت کریں
2. مشکوک ٹرانزیکشنز کی بروقت نشاندہی کریں
3. غیر مجاز رقم کی منتقلی روکنے کے لیے مناسب حفاظتی نظام قائم کریں

---

[6] محمد بن ابراہیم ابن المنذر، الإقناع، جلد 1، 243

[7] محمد الطاہر ابن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ، جلد 2، 390

[8] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب قول النبي ﷺ من غشنا فلیس منا، حدیث 102

[9] محمد بن ابراہیم ابن المنذر، الأوسط من السنن والإجماع والاختلاف، جلد 10، 84–86

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

4. فراڈ کی صورت میں صارفین کو فوری شکایت درج کروانے کی سہولت فراہم کریں
5. مالیاتی ادارے کی اپنی غلطی یا سکیورٹی کی کوتاہی کی صورت میں متاثرہ صارف کے حقوق کا تحفظ کریں
6. صارفین کو آن لائن فراڈ سے بچاؤ کے بارے میں آگاہی دیں

یہاں غش سے بچنے کا مطلب صرف صارف کو دھوکا نہ دینا نہیں بلکہ ایسا محفوظ ماحول فراہم کرنا بھی ہے جس میں مالیاتی معاملات اعتماد کے ساتھ انجام دیے جا سکیں۔

7۔ عدل و انصاف اور صارفین کے حقوق

اسلامی معاشی نظام میں عدل کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾[10]

بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے

اس اصول کا تقاضا ہے کہ مالیاتی ادارے اپنے صارفین کے ساتھ انصاف کریں۔ کسی صارف کی مالی مجبوری سے فائدہ اٹھانا، غیر ضروری فیسیں وصول کرنا، قرض کی شرائط چھپانا یا شکایات کے ازالے میں غیر ضروری تاخیر کرنا اسلامی معاشی اخلاقیات کے خلاف ہے۔ ڈیجیٹل بینکاری میں عدل و انصاف کے عملی اطلاق کی چند صورتیں یہ ہیں:

الف۔ یکساں خدمات کی فراہمی: مالیاتی ادارے صرف بڑے سرمایہ کاروں اور زیادہ آمدنی والے افراد تک محدود نہ رہیں بلکہ چھوٹے کاروباری افراد، کم آمدنی والے طبقات اور دیہی آبادی کو بھی مناسب مالیاتی سہولتیں فراہم کریں۔

ب۔ شکایات کا فوری ازالہ: اگر کسی صارف کے اکاؤنٹ سے غلطی سے رقم منتقل ہو جائے تو اس کی شکایت پر بروقت کارروائی کی جائے۔

ج۔ غیر ضروری مالی بوجھ سے تحفظ: مالیاتی ادارے ایسی فیسیں یا شرائط نافذ نہ کریں جو صارف کے لیے غیر متناسب مالی بوجھ پیدا کریں۔

د۔ قرض دار کے ساتھ نرمی: اگر کوئی قرض دار حقیقی مالی مشکلات کا شکار ہو تو اس کے حالات کو مدنظر رکھا جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ﴾[11]

اور اگر قرض دار تنگ دست ہو تو اسے آسانی حاصل ہونے تک مہلت دو

اس اصول کو ڈیجیٹل قرضوں کے نظام میں نافذ کیا جا سکتا ہے۔ حقیقی مشکلات کے شکار افراد کے لیے مناسب مہلت، قرض کی تنظیمِ نو اور انسانی بنیادوں پر معاملات طے کرنے کا نظام بنایا جائے۔ تاہم اس رعایت کو قرض میں اضافے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے۔

8۔ امانت اور صارفین کے ڈیٹا کا تحفظ

اسلامی تعلیمات میں امانت کی حفاظت ایک بنیادی ذمہ داری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾[12]

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل لوگوں تک پہنچاؤ

روایتی معاشرے میں امانت سے مراد کسی کی رقم، سامان یا دوسری سپرد کردہ چیزوں کی حفاظت بھی تھی۔ جدید دور میں اس کا دائرہ مزید وسیع ہو گیا ہے۔ اب صارفین کی ذاتی معلومات، شناختی دستاویزات، بینک اکاؤنٹ کی تفصیلات، مالیاتی ریکارڈ اور ڈیجیٹل شناخت بھی امانت کے اہم پہلو ہیں۔ مثلاً جب کوئی شخص موبائل بینکنگ ایپ کے ذریعے اکاؤنٹ کھولتا ہے تو وہ اپنا شناختی کارڈ، موبائل نمبر، تصویر، مالیاتی معلومات اور دیگر ذاتی تفصیلات فراہم کرتا ہے۔ مالیاتی ادارے پر لازم ہے کہ ان معلومات کو محفوظ رکھے اور ان کا استعمال صرف جائز اور متعین مقاصد کے لیے کرے۔ اس اصول کے عملی تقاضے یہ ہیں:

---

[10] القرآن، النحل 16:90

[11] القرآن، البقرۃ 2:280

[12] القرآن، النساء 4:58

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

- صارف کی اجازت کے بغیر اس کا ذاتی ڈیٹا غیر متعلقہ اداروں کو فراہم نہ کیا جائے
- حساس مالیاتی معلومات کو مضبوط حفاظتی نظام کے ذریعے محفوظ بنایا جائے
- صارف کو بتایا جائے کہ اس کا ڈیٹا کیوں اور کس مقصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے
- ملازمین کو صارفین کی معلومات کے غیر مجاز استعمال سے روکا جائے
- ڈیٹا چوری یا لیک ہونے کی صورت میں متاثرہ افراد کو بروقت آگاہ کیا جائے

اس طرح سیرتِ نبوی ﷺ کا اصولِ امانت ڈیجیٹل دور میں معلوماتی تحفظ اور ڈیٹا پرائیویسی کی مضبوط اخلاقی بنیاد فراہم کرتا ہے

9۔ معاشی شمولیت اور کمزور طبقات کی مالیاتی خود مختاری

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں معاشرے کے کمزور افراد، محتاجوں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کی مدد کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اسلامی معاشی نظام کا مقصد صرف دولت کی پیداوار نہیں بلکہ اس کی منصفانہ گردش اور معاشرے کے تمام طبقات کی بنیادی ضروریات کی تکمیل بھی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ﴾[13]

تاکہ دولت تمہارے مال داروں ہی کے درمیان گردش کرتی نہ رہ جائے

اس آیت سے دولت کی گردش اور معاشی عدم مساوات کے خاتمے کا اہم اصول سامنے آتا ہے۔ ڈیجیٹل بینکاری اس مقصد کے حصول میں مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ پاکستان میں بہت سے افراد ایسے ہیں جو بینکوں کی روایتی شاخوں تک رسائی نہیں رکھتے۔ دیہی علاقوں کے کسان، خواتین، چھوٹے دکاندار، مزدور اور چھوٹے کاروباری افراد اس صورتِ حال سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ڈیجیٹل والٹس اور موبائل بینکنگ کے ذریعے انہیں مالیاتی نظام میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے درج ذیل اقدامات اہم ہیں:

1. کم لاگت یا مفت بنیادی ڈیجیٹل اکاؤنٹس فراہم کیے جائیں
2. دیہی علاقوں میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کا نظام مضبوط کیا جائے
3. خواتین کو محفوظ مالیاتی اکاؤنٹس فراہم کیے جائیں
4. چھوٹے کاروباری افراد کے لیے اسلامی فنانسنگ کے مواقع پیدا کیے جائیں
5. مالیاتی خواندگی اور ڈیجیٹل تعلیم کو فروغ دیا جائے
6. معذور اور کم تعلیم یافتہ افراد کے لیے آسان ڈیجیٹل سہولتیں متعارف کروائی جائیں

اس سلسلے میں عالمی بینک کی رپورٹ *Leveraging Islamic Fintech to Improve Financial Inclusion* بھی اسلامی فن ٹیک کو مالیاتی شمولیت کے فروغ کے ایک اہم ذریعے کے طور پر پیش کرتی ہے[14]

10۔ مارکیٹ کی نگرانی اور ڈیجیٹل احتساب

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں تجارتی سرگرمیوں کی نگرانی فرمائی اور بازار میں دھوکا دہی اور ناجائز طریقوں کی حوصلہ شکنی کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشی نظام میں آزاد تجارت کے ساتھ اخلاقی اور قانونی نگرانی بھی ضروری ہے۔ آج بازار صرف دکانوں اور منڈیوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کا ایک بڑا حصہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر منتقل ہو چکا ہے۔ آن لائن خرید و فروخت، ڈیجیٹل سرمایہ کاری، موبائل والٹس اور فن ٹیک کمپنیوں کے لیے مؤثر نگرانی کی ضرورت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔

---

[13] القرآن، الحشر 59:7

[14] World Bank ،*Leveraging Islamic Fintech to Improve Financial Inclusion* (Washington, DC: World Bank ،2020)-

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

اس مقصد کے لیے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں:

- ڈیجیٹل مالیاتی اداروں کی باقاعدہ نگرانی
- غیر قانونی مالیاتی اسکیموں کی روک تھام
- سرمایہ کاری کے خطرات کی واضح وضاحت
- صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے مؤثر قوانین
- شرعی نگرانی اور آڈٹ کا نظام
- مالیاتی اداروں کی کارکردگی اور شکایات کے ازالے کا جائزہ

اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے ڈیجیٹل بینکوں کے لیے 3 جنوری 2022 کو Licensing and Regulatory Framework for Digital Banks جاری کیا جس کا ایک اہم مقصد مالیاتی شمولیت اور کم لاگت ڈیجیٹل مالیاتی خدمات کو فروغ دینا ہے[15]

11۔ڈیجیٹل اسلامی بینکاری میں شرعی نگرانی کا کردار

اسلامی بینکاری کا بنیادی مقصد ایسے مالیاتی معاملات کو فروغ دینا ہے جو شریعت کے اصولوں کے مطابق ہوں۔ لیکن جدید ڈیجیٹل بینکاری میں مصنوعات اور معاہدوں کی پیچیدگی کے باعث صرف روایتی شرعی نگرانی کافی نہیں۔ اب ضروری ہے کہ شرعی نگرانی کا نظام بھی جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہو۔

مثلاً اگر کوئی اسلامی بینک موبائل ایپ کے ذریعے مرابحہ کی سہولت فراہم کرتا ہے تو اس بات کی تصدیق ضروری ہے کہ بینک نے متعلقہ اثاثہ واقعی خریدا ہے اس کی ملکیت اور قبضے کی شرائط پوری ہوئی ہیں اور پھر اسے صارف کو فروخت کیا گیا ہے۔ اسی طرح مشارکہ اور مضاربہ کی ڈیجیٹل مصنوعات میں سرمایہ، منافع، نقصان اور انتظامی ذمہ داریوں کی تفصیلات واضح ہونی چاہئیں۔ اس سلسلے میں AAOIFI (Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions) کے شرعی معیارات اہم رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ان میں مرابحہ، اجارہ، مشارکہ، مضاربہ، قبضہ اور آن لائن مالیاتی معاملات کے متعلق معیارات شامل ہیں[16]۔

پاکستان میں بھی اسلامی مالیاتی شعبے کی شرعی نگرانی کو مضبوط بنانے کے لیے اہم اقدامات کیے گئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے 12 ستمبر 2024 کو AAOIFI کے بعض شرعی معیارات کو اسلامی بینکاری اداروں کے لیے اختیار کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ اسی طرح 16 اکتوبر 2026 کو Tawarruq سے متعلق AAOIFI Shariah Standard No. 30 کو مخصوص وضاحتوں اور ہدایات کے ساتھ اپنایا گیا۔[17] اس سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان میں اسلامی مالیاتی نظام کو جدید شرعی معیارات سے ہم آہنگ کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

12۔ڈیجیٹل زکوٰۃ، صدقات اور سماجی بہبود

سیرتِ نبوی ﷺ کا ایک اہم معاشی پہلو معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم اور ضرورت مندوں کی کفالت ہے۔ زکوٰۃ، صدقات، انفاق اور وقف اس مقصد کے حصول کے اہم ذرائع ہیں۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذریعے ان نظاموں کو زیادہ مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر

ڈیجیٹل زکوٰۃ: ایسے پلیٹ فارمز قائم کیے جائیں جن کے ذریعے مستحق افراد کی شناخت، زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا شفاف نظام بنایا جا سکے۔

آن لائن صدقات: عام افراد موبائل ایپ کے ذریعے ضرورت مندوں، یتیموں، بیواؤں اور مریضوں کی مدد کر سکیں۔

ڈیجیٹل وقف: وقف کے اثاثوں اور آمدنی کا ریکارڈ ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کیا جائے تاکہ شفافیت اور احتساب کو فروغ ملے۔

---

[15] State Bank of Pakistan, "Licensing and Regulatory Framework for Digital Banks," January 3, 2022

[16] AAOIFI، *Shari'ah Standards* معیار نمبر 38

[17] (State Bank of Pakistan، IFPD Circular No. 04 of 2024، September 12, 2024؛ IFPD Circular No. 03 of 2026، October 16, 2026-)

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

کراؤڈ فنڈنگ : تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور فلاحی منصوبوں کے لیے عوامی تعاون حاصل کیا جاسکے، بشرطیکہ اس کے مالیاتی معاہدے، مقاصد اور فنڈز کا استعمال واضح اور شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔ اس طرح جدید ٹیکنالوجی کو صرف کاروباری منافع کے لیے نہیں بلکہ معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

13۔ ڈیجیٹل معاہدے، تحریری دستاویزات اور ذمہ داری کا تعین

اسلام نے مالیاتی معاملات میں تحریر اور دستاویزات کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ قرآن مجید میں قرض کے معاملات کو تحریر کرنے کی ہدایت دی گئی ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ﴾[18]

اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت کے لیے آپس میں قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو

یہ آیت مالی معاملات میں تحریری ثبوت، وضاحت اور حقوق کے تحفظ کی اہمیت بیان کرتی ہے۔ آج ڈیجیٹل معاہدے اور الیکٹرانک دستاویزات اسی مقصد کو جدید انداز میں پورا کر سکتی ہیں۔ مثلاً

- ہر مالیاتی معاہدے کی ڈیجیٹل کاپی صارف کو فراہم کی جائے
- معاہدے کی تاریخ اور وقت محفوظ ہوں
- فریقین کی شناخت اور رضامندی کا قابلِ اعتماد ریکارڈ موجود ہو
- رقم کی منتقلی اور ادائیگی کا مکمل ریکارڈ محفوظ کیا جائے
- اختلاف کی صورت میں معاہدے کی شرائط اور ٹرانزیکشن کی تفصیلات دستیاب ہوں

اس طرح جدید ڈیجیٹل دستاویزات قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق مالیاتی حقوق کی حفاظت میں معاون بن سکتی ہیں۔

14۔ جدید فن ٹیک میں اسلامی معاشی اصولوں کے عملی اطلاق کا مجوزہ خاکہ

مندرجہ بالا بحث کی روشنی میں ایک ایسا عملی ماڈل تشکیل دیا جاسکتا ہے جس میں سیرتِ نبوی ﷺ کے بنیادی معاشی اصولوں کو جدید ڈیجیٹل مالیاتی نظام کے ساتھ مربوط کیا جائے۔

ڈیجیٹل بینکاری میں عملی اطلاق	سیرتِ نبوی ﷺ کا اصول
صارفین کے ڈیٹا اور مالیاتی معلومات کا تحفظ	امانت
تمام فیسوں اور شرائط کی وضاحت	صداقت
صارفین کے حقوق اور مساوی مالیاتی سہولتیں	عدل
سود سے پاک ڈیجیٹل فنانسنگ	حرمتِ ربا
واضح اور قابلِ فہم مالیاتی معاہدے	ممانعتِ غرر
فراڈ اور دھوکا دہی کی روک تھام	ممانعتِ غش
ڈیجیٹل معاہدوں کی پابندی	وفائے عہد
مالی مشکلات کے شکار افراد کے ساتھ نرمی	احسان
ڈیجیٹل زکوٰۃ، صدقات اور اسلامی کراؤڈ فنڈنگ	معاشی تعاون
ڈیجیٹل آڈٹ اور شرعی نگرانی	احتساب

[18] البقرۃ 2:282

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

اس ماڈل کے تحت ہر ڈیجیٹل مالیاتی پراڈکٹ متعارف کروانے سے پہلے تین بنیادی سوالات کا جواب تلاش کیا جانا چاہیے

1. کیا اس پراڈکٹ کا بنیادی مالیاتی معاہدہ شرعی اصولوں کے مطابق ہے؟
2. کیا اس میں صارف کے حقوق، مالیاتی معلومات اور رضامندی کا تحفظ موجود ہے؟
3. کیا اس کے ذریعے معاشی انصاف اور حقیقی معاشی سرگرمیوں کو فروغ مل رہا ہے؟

اگر کسی ڈیجیٹل مالیاتی پراڈکٹ میں ان بنیادی تقاضوں کی خلاف ورزی ہو تو اسے درست کرنا یا متبادل طریقہ اختیار کرنا ضروری ہو گا۔

15۔ پاکستان میں سیرتِ نبوی ﷺ کے معاشی اصولوں کے اطلاق کے امکانات

پاکستان میں ڈیجیٹل بینکاری اور مالیاتی ٹیکنالوجی کے فروغ کے ساتھ اسلامی مالیاتی خدمات کے لیے بھی نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا ڈیجیٹل بینکوں کے لیے ریگولیٹری فریم ورک، ڈیجیٹل اکاؤنٹ کھولنے کی سہولتیں اور Raast جیسے فوری ادائیگی کے نظام اس تبدیلی کی اہم مثالیں ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی مالیاتی نگرانی سے متعلق رپورٹوں میں ڈیجیٹل بینکاری کے فروغ اور مالیاتی شمولیت کے لیے جاری اقدامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ Raqami Islamic Digital Bank کو 2025 میں پائلٹ مرحلے کا لائسنس ملنا بھی پاکستان میں اسلامی ڈیجیٹل بینکاری کے امکانات کو ظاہر کرتا ہے۔ پاکستان میں اس سلسلے میں درج ذیل اقدامات کیے جاسکتے ہیں:

1. اسلامی ڈیجیٹل بینکنگ کی مصنوعات کو شرعی اصولوں کے مطابق ترقی دی جائے۔
2. چھوٹے کاروباری افراد کے لیے ڈیجیٹل مضاربہ اور مشارکہ کے مواقع پیدا کیے جائیں۔
3. کسانوں کے لیے ڈیجیٹل اسلامی فنانسنگ متعارف کروائی جائے۔
4. نوجوان کاروباری افراد کے لیے قرضِ حسن اور اسلامی سرمایہ کاری کے پلیٹ فارمز قائم کیے جائیں۔
5. زکوٰۃ اور وقف کے نظام کو جدید ٹیکنالوجی سے مربوط کیا جائے۔
6. اسلامی بینکوں میں شرعی آڈٹ کے لیے ڈیجیٹل نظام متعارف کروائے جائیں۔
7. عوام میں اسلامی مالیاتی خواندگی اور ڈیجیٹل سکیورٹی کے متعلق آگاہی پیدا کی جائے۔

ان اقدامات سے پاکستان میں ایسا مالیاتی ماحول پیدا کیا جاسکتا ہے جو جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشی اقدار کی بھی حفاظت کرے۔

خلاصہ کلام

ٹیکنالوجی بذاتِ خود غیر جانبدار (Neutral) ہے۔ یہ نہ تو خود بخود اسلامی ہے اور نہ ہی غیر اسلامی بلکہ اس کا استعمال اور اس کے پس پردہ کارفرمانیت وضوابط اس کی اخلاقی حیثیت کا تعین کرتے ہیں۔ اگر ڈیجیٹل مالیاتی نظام کو سرمایہ دارانہ استحصال، غرر، سود اور غیر مساوی دولت کے ارتکاز کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ معاشرے کے لیے تباہ کن ثابت ہو گا۔ اس کے برعکس اگر اسی ڈیجیٹل جدت کو سیرتِ نبوی ﷺ کے ابدی اصولوں صدق (سچائی)، امانت (رازداری) اور عدل (انصاف) کے سائے میں پروان چڑھایا جائے تو یہ ایک عادلانہ معاشی نظام کی مضبوط ترین بنیاد بن جاتی ہے۔ حرفِ آخر یہ ہے کہ جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور فن ٹیک اسلامی معاشی اقدار کے لیے کوئی خطرہ (Threat) نہیں بلکہ ایک ایسا تاریخی موقع (Opportunity) ہے جس کے ذریعے ہم پوری دنیا کے سامنے ایک اخلاقی انسانیت دوست اور عادلانہ ڈیجیٹل معیشت کا عالمی متبادل ماڈل پیش کرسکتے ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ اسلامی مالیاتی ادارے اور محققین اس ٹیکنالوجی سے کنارہ کشی یا خوف اختیار کرنے کے بجائے اس کی قیادت کریں تاکہ ڈیجیٹل معیشت کے ثمرات سے تمام انسان برابری اور انصاف کی بنیاد پر مستفید ہو سکیں۔

نتائجِ تحقیق

1. سیرتِ نبوی ﷺ کے معاشی اصول صرف عہدِ نبوی کے مخصوص حالات تک محدود نہیں بلکہ جدید معاشی نظام میں بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔
2. جدید ڈیجیٹل بینکاری اور فن ٹیک بذاتِ خود اسلامی یا غیر اسلامی نہیں ہیں۔ ان کی شرعی حیثیت ان کے استعمال، مالیاتی معاہدوں اور عملی طریقۂ کار پر منحصر ہے۔
3. صداقت، امانت اور شفافیت جدید ڈیجیٹل بینکاری میں صارفین کے اعتماد کو قائم رکھنے کے بنیادی اصول ہیں۔
4. سود کی ممانعت ڈیجیٹل قرضوں اور آن لائن فنانسنگ پر بھی اسی طرح لاگو ہوتی ہے جس طرح روایتی مالیاتی معاملات پر ہوتی ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

5. غرر، غش اور دھوکا دہی سے اجتناب جدید سرمایہ کاری، ڈیجیٹل والٹس اور آن لائن خرید و فروخت کے لیے بنیادی شرعی تقاضا ہے۔
6. صارفین کے ذاتی اور مالیاتی ڈیٹا کا تحفظ جدید دور میں امانت کے اصول کی ایک اہم عملی صورت ہے۔
7. ڈیجیٹل بینکاری کے ذریعے معاشرے کے کمزور طبقات کو مالیاتی نظام میں شامل کر کے معاشی شمولیت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔
8. اسلامی ڈیجیٹل بینکاری کی کامیابی کے لیے مؤثر شرعی نگرانی، جدید ٹیکنالوجی اور ریاستی قوانین کے درمیان ہم آہنگی ضروری ہے۔

سفارشات

1. اسلامی بینکوں کو اپنی تمام ڈیجیٹل مالیاتی مصنوعات کا شرعی جائزہ لینا چاہیے۔
2. ہر ڈیجیٹل مالیاتی معاہدے کی شرائط عام فہم زبان میں فراہم کی جائیں۔
3. صارفین کے ڈیٹا کے تحفظ کے لیے جدید حفاظتی نظام اپنایا جائے۔
4. ڈیجیٹل قرضوں میں سودی طریقوں کے بجائے قرضِ حسن اور جائز اسلامی فنانسنگ کو فروغ دیا جائے۔
5. چھوٹے کاروباروں کے لیے مشارکہ اور مضاربہ کی بنیاد پر ڈیجیٹل سرمایہ کاری کے پلیٹ فارمز قائم کیے جائیں۔
6. ڈیجیٹل فراڈ اور مالیاتی دھوکا دہی کے خاتمے کے لیے مؤثر قانونی اور تکنیکی نظام قائم کیا جائے۔
7. اسلامی مالیاتی اداروں میں شرعی آڈٹ کو صرف دستاویزات تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ حقیقی ٹرانزیکشنز کا بھی جائزہ لیا جائے۔